CS (Main) Exam.2019

**SDF-C-URD**

# اردو
## (کمپلسری)

| | |
|---|---|
| مقررہ وقت : 3 گھنٹے | کل مارکس : 300 |

### سوالات سے متعلق خصوصی ہدایات

### برائے مہربانی ذیل کی ہر ہدایت کو جواب لکھنے سے پہلے توجہ سے پڑھ لیں

تمام سوالوں کے جواب لکھنے ہیں۔

ہر سوال یا سوال کے حصے کا نمبر اس کے سامنے درج ہیں۔

جواب اردو (فارسی رسم الخط) میں لکھیے۔

سوالوں کا طے شدہ الفاظ میں ہی جواب دیں۔ الفاظ کی تعداد حد سے زیادہ یا کم ہونے کی صورت میں نمبر کاٹے جا سکتے ہیں۔

اگر کسی صفحہ یا صفحے کے کسی حصے کو خالی چھوڑنا مقصود ہے تو اس پر کاٹ کا نشان لگا دیں۔

# URDU

## ( Compulsory )

| | |
|---|---|
| Time Allowed : Three Hours | Maximum Marks : 300 |

### QUESTION PAPER SPECIFIC INSTRUCTIONS

**Please read each of the following instructions carefully before attempting questions**

All questions are to be attempted.

The number of marks carried by a question/part is indicated against it.

Answer must be written in URDU (Urdu script) unless otherwise directed in the question.

Word limit in questions, wherever specified, should be adhered to and if answered in much longer or shorter than the prescribed length, marks may be deducted.

Any page or portion of the page left blank in the Question-cum-Answer Booklet must be clearly struck off.

1۔ مندرجہ ذیل میں سے کسی ایک عنوان پر تقریباً 600 الفاظ پر مشتمل مضمون لکھئے : 100

(a) تعلیم کی ضرورت جس سے ہمیں کچھ کرنے کی صلاحیت پیدا ہو

(b) ہندوستان میں جنگلوں میں رہنے اور بسنے والوں کے تحفظ کے چیلنجز

(c) عنفوانِ شباب سے گزرتے ہوئے نوجوانوں کی نفسیات پر فلموں کے اثرات

(d) معذور لوگوں کی فلاح و بہبود

2۔ مندرجہ ذیل اقتباسات کو غور سے پڑھئے اور اس کی روشنی میں ذیل میں مندرج سوالوں کے جوابات صاف اور درست زبان میں دیجیے : 12×5=60

حتیٰ کہ چند ہزاروں سال قبل انسان محض شکاری کی حیثیت سے تھا۔ کم از کم پتھروں کے زمانے تک آتے آتے اس نے زراعت کی جانب اقدام نہیں کیا تھا۔ دور دراز کے علاقوں میں گھومے بغیر وہ زمین جوت کر یعنی کھیتی باڑی کے ذریعہ اپنی روزمرہ زندگی کی فلاح کے قابل ہوا اور اس کی ترقی میں لگا رہا۔ یہاں تک کہ آج وہ نسبتاً اس قابل ہو گیا کہ پہلے سے بہتر اور ترقی یافتہ بن چکا ہے لیکن جہاں تک سمندروں کا تعلق ہے تو اس ضمن میں آج بھی اس کی حیثیت ایک شکاری کی ہی ہے۔ وہ مچھلیاں اور ان کے سات دوسرے آبی جانوروں کو پکڑتا ہے لیکن اس صورت میں اس کی اپنی زندگی اور روزی چلتی رہے بے وجہ نہیں۔ اب تک آبی جانوروں کے ذریعہ اسے بہت زیادہ مقدار میں حیاتین اور پروٹین ملتی رہی ہے۔ لہٰذا کہہ سکتے ہیں کہ آج کے دور میں وہ کھیتی کے ذریعے ہی یہ حیاتین اور پروٹین حاصل کر لیتا ہے۔ گویا دونوں ایک دوسرے کی بھرپائی کرتے ہیں۔

تاہم بڑھتی ہوئی آبادی اور اس میں روزافزوں ترقی انسان کو جس مقدار میں سمندر سے پروٹین کی ضرورت ہوگی جس کے زیر اثر اس کی تکمیل بھی شاید خطرے میں پڑ جائے لہٰذا اس کی ترویج کے لیے انسان کو کم از کم اس کی تکمیل کی خاطر قدم اٹھانے ہوں گے۔

بڑے پیمانے پر نہ سہی مچھلی پالن چھوٹے پیمانے پر کامیابی کے ساتھ جھیلوں اور تالابوں میں کیا جا چکا ہے۔ خصوصاً مصنوعی باندھ اور تالاب کے ذریعہ جس طرح بجلی پیدا کرنے کا سلسلہ شروع ہوا اسی نوع کی صورت اور کوشش کے ذریعہ مچھلی پالن کے کام سے فی الحال پروٹین کی سپلائی بڑھتی جا رہی ہے۔ تازہ پانی کے تالابوں میں مچھلی پالن سے جس طرح پروٹین میں اضافہ ہوا ہے اس کا سلسلہ ہنوز گاؤں کے لوگوں میں زراعتی محکمے کے ادھیکاریوں کی مدد سے اور نگرانی کی بدولت یہ کام زور شور سے ہو رہا ہے۔

ایک بار مچھلی تالابوں کو نوجوان مچھلیوں کے ذریعہ صحت مند کر دیا جائے تو مچھلیوں کی صحت یابی بجائے خود ممکن ہو جائے گی اور ان کے کھانے پینے کے ذرائع میں بھی اضافہ ہو جائے گا۔ کیوں کہ پانی میں کافی تعداد میں تیرتے ہوئے پلینک ٹان ، بہت باریک اور مختصر پلانٹ یعنی گھاس پھوس یا پیڑ پودے پانی کے جانوروں کی اہم غذائیں ہیں۔ چھوٹی مچھلیاں انہیں کھاتی ہیں اور پھر بڑی مچھلیوں کی خوراک بنتی ہیں۔ چوں کہ پلینک ٹان پانی میں موجود میزل سے غذا اور توانائی پاتے ہیں اس لیے ان کی مقدار پانی میں دوسرے ذرائع سے بڑھائی جا سکتی ہے۔

حالانکہ سمندری زراعت مفید اور کارآمد دونوں ہو سکتی ہے اور عمل میں لائی بھی جا سکتی ہے لیکن اس سے قبل چند مسائل کے حل کی جانب اقدام لازم ہیں۔ مثال کے طور پر سمندر کے اس حصے میں اپجاؤ چیزیں ڈالنا لاحاصل ہے جہاں سمندر کی تیز لہریں چلتی ہیں کیوں کہ ایسی صورت میں وہ ان کو میلوں دور بہائے لیے چلی جائیں گی ، لہٰذا اگر اس کام کو ایک محدود حصے میں بند رکھیں تاہم اسے اپنے علاقے تک محدود زرخیز چیزوں کے ذریعے مچھلیوں کو تحفظ دینے کا ذریعہ تلاش کرنا ہے تو اپنے اخراجات کا زیادہ تر فائدہ حاصل کرنے کے لیے اسے مچھلیوں کی خوراک کا ایسا طریقہ ڈھونڈنا ہوگا جس سے وہ خوراک انہیں مچھلیوں کو ملے جنھیں وہ کھلانا چاہتا ہے۔ اسے دوسری مخلوقات کو نکال باہر کرنا ہوگا جس سے کہ وہ مچھلیوں کے خوراک کے حصہ دار نہ بن سکیں۔

صاف طور سے ان مسائل کو حل کرنا اتنا آسان نہیں ہے۔ خصوصاً سمندر کی وسعتوں کو دیکھتے ہوئے جو زمین کی سطح کو تقریباً تین چوتھائی حصے کو گھیرے ہوئے ہیں۔ سمندروں کا پانی تالابوں اور جھیلوں کی بہ نسبت دھاراؤں میں مستقل متحرک رہتا ہے۔ شاید ان مسائل کو دھیرے دھیرے حل کیا جائے گا۔ مستقبل قریب میں انسان اتھلے اور کنارے پر جمع پانی میں چھوٹے پیمانے پر مچھلی پالن کا کام شروع کر سکتا ہے۔ ایسی مچھلیوں کا تحفظ کرسکتا ہے جن

کا وہ پروڈکشن کرنا چاہتا ہے۔ اپنی مچھلیوں کی خوراک کو کھا جانے والے خش و خاشاک (weed) کو ہٹا سکتا ہے اس طرح اپنی مچھلیوں کی فصل کو اکٹھا کر سکتا ہے۔

## سوالات

(a) شکار کی بہ نسبت کھیتی یا زراعت کیوں بہتر ہے اور مستقبل میں سمندری کھیتی کیوں ناگزیر ہے؟

(b) مچھلی پالن میں اریا کو زرخیز بنانے کا کیا کردار ہے؟

(c) سمندر کے کس حصے میں مچھلی پالن شروع کیا جا سکتا ہے؟

(d) خش و خاشاک سے پاک کرنے سے کیا مراد ہے؟

(e) مستقبل میں سمندری کھیتی کے مسائل کا حل کیسے کیا جا سکتا ہے؟

3- مندرجہ ذیل اقتباس کی تلخیص ایک تہائی الفاظ میں لکھیے۔ عنوان لگانے کی ضرورت نہیں ہے لیکن تلخیص اپنے الفاظ میں لکھیے۔ 60

ہندوستان کی کثیر آبادی کا ایک بڑا حصہ دیہات میں بستا ہے۔ ان کی سماجی ، اقتصادی و معاشی حالات ان کی زندگی کی کیفیت / حالت میں سدھار کے لیے دیہی بنیادی ڈھانچے میں ہمہ جہت ترقی کی ضرورت ہے۔ جس سے کہ ایک طرح ان کی آئندہ کی زندگی کو اور ان کے مقاصد کو یکساں طور پر کارآمد بنایا جا سکے۔ پینے کا پانی بلاشبہ دیہی زندگی کا ایک اہم مسئلہ اور ضرورت ہے۔ عوام کی مانگوں کو پورا کرنے کے لیے پانی کے بنیادی ڈھانچے کی تعمیر کے لیے عوامی تحفظ میں اضافے کی ضرورت ہے۔ ایک آب تحفظ ملک نہ صرف اپنے عوام کے لیے صاف اور محفوظ اور شفاف پانی مہیا کرائے گا بلکہ ایک صحت مند اور اقتصادی طور پر زرخیز معاشرے کو بھی یقینی بنائے گا۔ حالانکہ ہندوستان کی کثیر دیہی آبادی کو پینے کے پانی کی ضرورتوں کو پورا کرنا ایک مشکل کام ہے جس کی اہم وجہ تکمیل تحفظ آب کی کمی ، سماجی و اقتصادی ترقی کی نچلی سطح ، تعلیم اور پانی کے استعمال اور استعمال کے بارے میں بیداری کی کمی کا ہونا ہے۔

آئین کے آرٹیکل 47 صوبوں کو عمومی صحت کو بہتر بنانے کے لیے محفوظ پینے کے پانی کی دستیابی کا حکم دیتا ہے ، پینے کے صاف پانی کا انتظام بیماریوں اور مہلک حادثوں میں کمی لاتا ہے اور زندگی کو بہتر بنانے میں معاون بھی ہوتا ہے۔ دیس میں کروڑوں کی آبادی کی مکمل صحت یابی کے سدھار میں صاف اور محفوظ پینے کے پانی کا کردار بہت اہم ہے۔

قابلِ تائید ترقی پانی کی دستیابی اور صفائی کو یقینی بنانے کی ضرورت پر زور دیتا ہے۔ محفوظ پینے کے پانی تک دستیابی کے معاملے میں مراد یہ ہے کہ ''کوئی بھی پیچھے نہ چھوٹ جائے'' جو اس سال '' عالمی یوم آب'' کا تھیم بھی تھا۔ عالمی یوم آب ہر سال 22 مارچ کو منایا جاتا ہے۔

سرکار دیہی عوام کے لیے محفوظ پینے کے پانی کو یقینی بنانے پر دھیان مرکوز کر رہی ہے۔ سرکار کے ذریعہ وقت وقت پر اس سلسلے میں سامنے آنے والے دشواریوں سے نپٹنے کے لیے کارگر اقدام بھی کیے جا رہے ہیں۔ دیہی علاقوں میں پانی پہنچانے کی اسکیم کو عملی بنانے کے لیے گرانٹس بھی مہیا کرا رہی ہے جس سے کہ دیہی ترقی اور تعمیر کو فروغ مل سکے۔ پانی کی سپلائی اسکیم اور زمینی پانی کو ریچارج کرنے کی سمت میں بھی بہت اہم اقدام کیے ہیں۔ یہ یقینی طور پر بہت اہم قدم ہے جس سے کہ دیہی علاقوں میں اس نوع کے کام کو کارگر بنایا جا سکے اور پینے کے پانی کو مہیا کرانے میں مددگار بھی ہو سکے۔

اسی طرح حکومت ماسٹر پلان کے تحت بھی ملک و قوم کی ترقی کے لیے کام کر رہی ہے اور وقت وقت پر اس پہلو پر سامنے آنے والی چنوتیوں سے نمٹنے کے لیے اہم اقدام بھی کر رہی ہے۔ اسی سلسلے میں بارش کے پانی کو محفوظ کرنا بھی شامل ہے جو یقیناً بہت اہم پہلو ہے اور دیہی علاقوں میں خصوصاً محفوظ پینے کے پانی کی بھرپائی میں مددگار ثابت ہو سکتا ہے۔ اس ضمن میں ترقی اور کامیابی کی داستانیں ہیں جو ہماری پرانی روایتی ذہانت اور عقل مندی اور ہشیاری کو اجاگر کرتی ہیں۔ 2001ء میں تمل ناڈو گورنمنٹ نے بارش کے پانی کو اکٹھا کر کے اسے استعمال میں لانے پر زور دیا کم و بیش یہی صورت بنگلور اور پونا کی بھی ہے کہ حکومت نے اس اقدام کی اہمیت پر زور دیا اس سے کم سے کم یہ صورت ضرور نکلے گی کہ پانی کی بربادی کی فکر کم ضرور ہوگی۔ پونے میں یہ کام ہاؤسنگ سوسائٹی کمیٹی کے ذریعے سے بھی ہوا۔ دوسرے صوبوں کے ذریعہ بھی یہ عملی کام انجام دیا گیا۔ زمینی پانی کا

از حد استحصال ہندوستان میں اہم مسئلہ ہے اسے روکنے کے لیے صوبائی سرکاروں کے ذریعہ اقدام ضروری ہیں۔ سنجیدہ طور پر متاثر علاقوں میں بہت زیادہ کنوؤں کی کھدائی پر روک لگانی چاہیے۔ پینے کے پانی کی کمی کو روکنے اور اسے پورا کرنے کے منصوبوں کو متاثر بنانے کے لیے پنچایتی راج انجمنوں کی حصہ داری زیادہ کرنے کی ضرورت ہے۔ فی الحال پنچایتی راج انجمنوں کا کردار بہت کم ہے۔ دیہی لوگوں ، غیر سرکاری اداروں ، خودکار تنظیموں اور دوسرے اداروں کے مابین گورنمنٹ ایک نوع سے آسانیاں بہم پہچانے کا ذریعہ بن سکتی ہے اس طرح یہ کام کامیابی سے آگے بڑھ سکتا ہے۔

کمیونٹی کی شمولیت ، طریقۂ کار اور رکھ رکھاؤ کو عملی بناتی ہے اور سسٹم کو پُراثر کرتی ہے اور زندگی کا ہنر بھی بڑھاتی ہے۔ پینے کے پانی کے ذرائع کے پاس نہ صرف صفائی بنائے رکھنے میں کمیونٹی کے لوگوں کا اہم کردار ہے بلکہ ان طریقوں اور ذرائع کو سدھارنا بھی ہے جن کے ذریعے ذخیرہ یا بھنڈار اور استعمال کرتے وقت گندگی سے بچانے کے لیے پانی کو اکٹھا کیا جاتا ہے۔

دیہی علاقوں میں ان یوجناؤں کو اثر آفریں بنانے کے لیے پنچایتی راج سنستھاؤں ، خود امدادی گروپ ، سہکاری کمیٹیوں کے ذریعہ سے کمیونٹی کی فعالیت اور حصہ داری کی مانگ کی جاتی ہے تاکہ 2030ء تک ''ہر گھر پانی'' کے مقصد کو حاصل کر سکے اور غیر معینہ مدت تک ٹکاؤ حل کو حاصل کیا جا سکے۔ (795 الفاظ)

**4.** مندرجہ ذیل نثری اقتباس کا انگریزی میں ترجمہ کیجئے : 20

جب کوئی شخص اپنے آپ کو دیکھتا ہے تو وہ اپنے بارے میں غلط اندازہ لگا لیتا ہے۔ وہ اپنے مقاصد کو ہی دیکھتا ہے۔ زیادہ تر لوگ اچھے مقاصد لے کر آگے بڑھتے ہیں اور تصور کر لیتے ہیں کہ وہ جو بھی کام کر رہے ہیں اس کا نتیجہ بہتر ہی ہوگا۔ کسی بھی شخص کے لیے اپنے مقصد یا عمل کا بالکل درست احتساب مشکل ہے۔ جو ہو سکتا ہے اور عام طور سے ہوتا بھی ہے کہ اس کے اچھے مقاصد میں اختلاف پیدا ہو جاتے ہیں۔ زیادہ تر لوگ کام کرنے کے ارادے سے آتے ہیں اور اپنا کام اس ڈھنگ سے کرتے ہیں جو انہیں آسان لگتا ہے اور شام کو اطمینان بخش جذبہ لیے گھر چلے جاتے ہیں۔ وہ اپنے کام کا تجزیہ نہیں کرتے بلکہ اپنے ارادوں کا ہی تجزیہ کرتے ہیں۔ ایسا مانا

جاتا ہے کیوں کہ کوئی شخص اپنے کام کو وقت کے اندر مکمل کرنے کا ارادہ رکھتا ہے اور اگر اس میں تاخیر ہوتی ہے تو وہ اس کے بس کے باہر کی بات ہوتی ہے۔ کام میں تاخیر کرنے کا اس کا کوئی ارادہ نہیں ہوتا۔ لیکن اگر اس کے کام کا طریقہ یا کسل مندی تاخیر کا سبب بنتی ہے تو کیا یہ ارادۃً نہیں ہوتا؟

مسئلہ یہ ہے کہ ہم عموماً زندگی کے ساتھ نبرد آزما ہونے کے بجائے اس کا تجزیہ کرنے لگتے ہیں۔ لوگ اپنی ناکامیوں سے کچھ سیکھنے کے بجائے یا ان کا احساس کرنے کے بجائے ان کی وجوہات اور اثرات کی چیر پھاڑ کرنے لگتے ہیں۔ دشواریوں اور مصیبتوں کے ذریعہ سے خدا ہمیں آگے بڑھنے کا موقع عنایت کرتا ہے۔ اس لیے جب آپ کی امیدیں ، سپنے اور مقاصد چور چور ہو گئے ہوں تو باقیات کے بھیتر تلاش کیجیے۔ آپ کو ان کے بھیتر چھپا کوئی سنہرا موقع ضرور ملے گا۔

لوگوں کی عملی مہارت بڑھانے کے لیے ان کی حوصلہ افزائی کرنا اور دشواریوں سے ابھارنا ہر نیتا کے لیے ہمیشہ ایک چنوتی بھرا کام ہوتا ہے۔ آرگنائزیشن کے بدلاؤ لانے کے معاملے میں ایک قائد منظوری اور مخالفت کے بجائے درمیانی راستہ تلاش کرتا ہے۔

**5.** حسب ذیل اقتباس کا اردو میں ترجمہ کیجئے : 20

Freedom has assuredly given us a new status and new opportunities. But it also implies that we should discard selfishness, laziness and all narrowness of outlook. Our freedom suggests toil and the creation of new values for old ones. We should so discipline ourselves as to be able to discharge our responsiblities satisfactorily. If there is any one thing that needs to be stressed, it is that we should put in action our full capacity, each one of us in productive effort—each one of us in his own sphere, however, humble. Work, unceasing work, should now be our watchword. Work is wealth, and service is happiness. The greatest crime today is idleness. If we root out idleness, all our difficulties, including even conflicts, will gradually disappear. Whether as constable or high official of the state, whether as businessmen or industrialist, artisan or farmer, each one is discharging the obligation to the state, and making a contribution to the welfare of the country. Honest work is the anchor to which we should cling if we want to be saved from danger or difficulty. It is the fundamental law of progress.

6. (a) مندرجہ ذیل سوالوں کے جواب لکھئے : 2×5=10

(i) مرثیے کے بارے میں اپنے خیالات کا اظہار کیجیے۔

(ii) ساحل اور سمندر کس موضوع پر لکھی گئی کتاب ہے؟

(iii) '' کئی چاند تھے سر آسماں '' کے خالق کون ہیں اور یہ صنف کیا ہے؟

(iv) فیض کی تین نظموں کے نام لکھیے۔

(v) غالب پر لکھی گئی دو کتابوں کے نام لکھیے۔

(b) درج ذیل الفاظ کے دو دو مترادفات لکھئے : 2×5=10

(i) لمحہ

(ii) جنگل

(iii) آسمان

(iv) عقل

(v) گور

(c) درج ذیل سوالوں کے جواب لکھیے اور مثالیں بھی دیجیے : 2×5=10

(i) تضاد ایجابی کیا ہے؟

(ii) ایہام کسے کہتے ہیں؟

(iii) مبالغہ پر اظہار خیال کیجیے۔

(iv) تلمیح کسے کہتے ہیں؟

(v) تشبیہ کیا ہے؟

(d) اردو غزل کی تعریف لکھیے اور اس کے بدلتے ہوئے موضوعات پر اپنے خیالات کا اظہار کیجیے۔ 10

★★★